

دارۃ تحقیقات امام احمد رضا

Date 9-1-2014

Accession 5398

# ستونِ نعت

مجموعہ نعت و منقبت

تراجم

ترتیب

ڈاکٹر آفاق فاضل پوری

شعبہ اردو انسٹریٹیو کالج ماہل اعظم گڑھ (بھارت)

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

پاکستان نعت کونسل کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

بلخ العالی بکمالہ  
قرآن مجید

کتاب  
شاعر

ڈاکٹر آفاق فاخری (بھارت)

ناشر

معین الدین احمد

زیر نگرانی

انجمن ترقی نعت (ٹرسٹ) کراچی

اردو کمپوزنگ

العائشہ اردو کمپوزنگ سینٹر

طالب بک بانڈنگ دکان نمبر ۱۸

نیو اردو بازار کراچی پاکستان

سال اشاعت

۱۵۱۱ھ - ۱۹۹۱ء

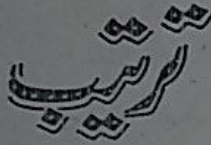
تعداد

پانچ ہزار

صفحات

قیمت

۳۵ روپے



|    |                            |
|----|----------------------------|
| ۴  | انتساب                     |
| ۸  | قرآن مجید کی نعتیہ شاعری   |
| ۱۶ | اپنی بات                   |
| ۱۹ | حمد باری تعالیٰ            |
| ۲۲ | ذکر سرکار سہو تارہا دیر تک |
| ۲۳ | عشق احمد ہی جب رہنا ہو گیا |
| ۲۶ | شوق کو اک نئی زندگی مل گئی |

طالب دعا:

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

www.facebook.com/owaisology

دیوان شہرت  
قرآن مجید سنٹر اسٹیٹ ویلو

نزد مجبئی ہوٹل آئی آئی چندریگر وڈ کراچی پاکستان

فون :- 217446

گھر کا پتہ 3/5 - A - IV ناظم آباد کراچی پاکستان

فون نمبر: 17461

# بستان مناقب

|     |                                     |
|-----|-------------------------------------|
| ۸۴  | شجاعت آپ کا جوہر جناب حضرت حمزہؓ    |
| ۸۶  | کفار کو لاکارا حمزہؓ کی شجاعت نے    |
| ۸۸  | علیؓ جویری داتا گنج بخش فیض ربانیؓ  |
| ۹۰  | اے تختِ ولایت پر اک پیکر شاہانہ     |
| ۹۲  | مورے داتا نبیؐ جی کے پیارے          |
| ۹۵  | اے داتا پیا تم دل کی ضیا            |
| ۹۸  | یہ جشن گیلانی ہے                    |
| ۱۰۱ | اللہ رے رضا ہے رضائے جنابِ غوثؒ     |
| ۱۰۳ | یا غوثِ اعظم دستگیرؒ                |
| ۱۰۴ | کہ بگزی بات بنے                     |
| ۱۱۰ | اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگانؒ         |
| ۱۱۳ | جمالِ ذات کے غور معین الدین اجمیریؒ |
| ۱۱۵ | خواجہ تری نگری میں آیا ہوں فقیرانہ  |
| ۱۱۷ | آپؐ کے در پہ جو آ گیا ہے            |
| ۱۱۹ | مرشدی یا معین آقانیؒ                |
| ۱۲۲ | محبت سے کرم ہے رہبری ہے             |
| ۱۲۳ | ہے مجھ پر کرم بابا گنج شکر کا       |

|    |   |
|----|---|
| ۲۸ | ہمیں شہرِ مدینہ میں بلانارِ حمتِ عالمؐ      |
| ۳۱ | کرم کی جو ہواک نظر کملی والےؓ               |
| ۳۳ | آپ میں بالیقین شافعِ عاصیاں                 |
| ۳۵ | آپ کو جب بھی پکارا ہے سکوں پایا ہے          |
| ۳۷ | ہر جانب سے صلِّ علیٰ کی دھوم مچی سبحان اللہ |
| ۳۹ | آواز کا جادو ہے نعتوں کی اذانوں میں         |
| ۴۲ | مرحبا صدرِ جبا صلِّ علیٰ نعتِ رسولؐ         |
| ۴۳ | کرم کی اک نظر کہنے مکین گنبدِ خضراؑ         |
| ۴۶ | ہم پر ہو چشمِ رحمتؐ                         |
| ۴۹ | جلوہ کبریا کملی والے نبیؐ                   |
| ۵۱ | اے جمیلِ الشیم اے جمالِ حرمؐ                |
| ۵۲ | گناسوں کے بھنور میں ہوں بچالورِ حمتِ عالمؐ  |
| ۵۶ | میں کیسے نعت لکھوں                          |
| ۶۰ | مرتے دم تک یہ فریضہ ہم نبھاتے جائیں گے      |
| ۶۲ | یہ سوزِ ایمانی ہے                           |
| ۶۳ | خدا کا نور بن کر رحمت اللعالمین آنے         |
| ۶۷ | بلوہ کے مدینے میں بھر دیتے ہیں پیمانہ       |
| ۶۹ | ذکرِ خیر البشر صبح بھی شام بھی              |
| ۷۱ | اپنا سر آپ کے قدموں میں جھکاؤں کیسے         |
| ۷۳ | دو جگ کے داتا پہ لاکھوں سلام                |
| ۷۷ | احمد یا حبیبی یا حبیبی سلامی علیک           |
| ۸۰ | غمزدوں کی صدا سننے والےؓ                    |

## اِسْتِثْنَاءُ

اپنے والدِ محترم صوفی محمد بخش قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ  
کے نام

جن کی تربیت نے نعتِ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے حسین اور ایمان افروز ذوق کو میرے دل میں راسخ کیا

اور

اپنی والدہ محترمہ کے نام  
جن کی دعاؤں کے طفیل آج میں اس قابل ہوا

۱۲۵

۱۲۷

۱۲۹

۱۳۱

عقیدت کا سفر ہے

یا علاؤ الدین صابر کلیریؒ

فیضِ رضا کا سرچشمہ ہیں

مقرقات

## تراجم کی نعتیہ شاعری

۱۳۶

۱۳۹

۱۹۳

۲۲۱

۲۲۳

منظوم ہدیہ

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

حسنِ جمیعِ خصا بہ

ایک محبت بھرا خط

اظہارِ خیال

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

## حمدِ باری تعالیٰ

ارفع و اعلیٰ نام ترا  
کن فیکون ہے کام ترا  
ذکر ہے صبح و شام ترا

لا الہ الا اللہ

ذات ہے تیری لا محدود  
ہر شے میں تو ہے موجود  
ایک تو ہی سب کا معبود

لا الہ الا اللہ

صدقہ حیدر و آل رسول  
 ہم کو عطا ہو عشق رسول  
 ہم پر ہو رحمت کا نزول

لا الہ الا اللہ

کھل گئی ارمانوں کی کلی  
 خاک مدینہ منہ پر ملی  
 جو تھی مصیبت سر سے نلی

لا الہ الا اللہ

تیری عطا کا شکر کریں  
 دم تیری مدحت کا بھریں  
 انجم جب یہ ذکر کریں

لا الہ الا اللہ

**طالب دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

سب کا تو ہی رزق رساں  
 خالق و مالک انس و جاں  
 چاہتے ہیں سب تیری اماں

لا الہ الا اللہ

کیوں ہے راہ طلب مسدود  
 تیری عطائیں لا محدود  
 تو ہی منزل تو ہی مقصود

لا الہ الا اللہ

شمس و قمر تسبیح کریں  
 اور شجر سجدہ میں رہیں  
 ذکر چرند پرند کریں

لا الہ الا اللہ

تیری ثنا میں سبزہ و نکل  
 طوطی ، قمری اور بلبل  
 کون و مکان میں ہے یہی غل

لا الہ الا اللہ

## ذکر سرکار

ذکر سرکار ہوتا رہا دیر تک  
 یاد میں ان کی روتا رہا دیر تک  
 اک ذرا دل نے چھیرا تھا ذکر نبی  
 عشق سیراب ہوتا رہا دیر تک  
 ان کی چشم کرم مہرباں ہو گئی  
 نعت سرکار لکھتا رہا دیر تک

یاد میں ان کے آنسو نکلتے رہے  
 داغ دل کے میں دھوتا رہا دیر تک  
 لذت ذکر احمد کی رعنائیاں  
 سجدہ عشق ہوتا رہا دیر تک  
 روضہ پاک سے ہم جو بچھڑے تو پھر  
 بھر کانٹے چبھوتا رہا دیر تک  
 قلب سے جب ہوا ذکر صل علی  
 چار سونے نور پھیلا رہا دیر تک  
 ذکر میں مست و بخود ہوا جس گھڑی  
 خوشبوؤں میں مہکتا رہا دیر تک  
 بھر کی بے کلی اشک برسا گئی  
 داغ دل جگمگانا رہا دیر تک  
 پہنچے انجم جہاں محفل نعت میں  
 کیف و مستی کا چرچا رہا دیر تک

## نگاہِ کرم

عشقِ احمدؑ ہی جب رہنما ہو گیا  
نعت لکھنے کا پھر حوصلہ ہو گیا

مجھ گدا کو یہ توفیق ایسی ملی  
ذکرِ احمدؑ میرا مدعا ہو گیا

ہر قدم پر مری رہبری ہو گئی  
ان کا نقش قدم رہنما ہو گیا

سنگریزوں نے بھی لا الہ الا پڑھ لیا  
ان کی منٹھی کا یہ معجزہ ہو گیا

اسکی کشتی کبھی ڈوبتی ہی نہیں  
جس کا عشقِ نبیؐ ناخدا ہو گیا

شانِ خیرالبشرؐ کیا بیاں ہو سکے  
سارا قرآن ان کی ثنا ہو گیا

مجھ کو سرکارؑ نے چشمِ نم بخش دی  
میری بخشش کا طے مرحلہ ہو گیا

میرے سرکارؑ کی رحمتِ بیکراں  
مجھ سا کتر کبھی مدحت سرا ہو گیا

شاہِ کے در پہ انجم پہنچ ہی گئے  
اُج پر اب مقدر ترا ہو گیا

نہیں کوئی سلیقہ ہم میں آداب و عبادت کا  
عطا کر دیں محبت کا خزانہ رحمتِ عالم

نظر جب گنبدِ خضرا پہ پہنچی اشک بہہ نکلے  
حضور کی یہ لذت پھر چکھانا رحمتِ عالم

نگاہِ عشق و مستی کی حرارت آپ کا جلوہ  
وہ راہِ منزلِ عرفاں دکھانا رحمتِ عالم

نظر جب جالیوں کے سامنے سجدے میں جھک جائے  
ہمیں اپنی محبت میں زلانا رحمتِ عالم

جو رہتے ہیں مدینے میں یہیں رہ جائیں اے آقا  
انہیں ہر آفت و غم سے بچانا رحمتِ عالم

پھنسا ہوں ہر طرف منجدھار میں ، چشمِ کرم آقا  
میری کشتی کو طوفاں سے بچانا رحمتِ عالم

میں جب لوٹوں تو دل میں یادِ طیبہ رقص کرتی ہو  
مجھے پھر جلد ہی واپس بلانا رحمتِ عالم

## رحمتِ عالم

یہ نعت شریف مسجدِ نبویؐ میں ہوئی  
(۲۹ مئی ۱۹۸۸ء)

مجھے اکثر مدینے میں بلانا رحمتِ عالم  
بلانا پھر بلانا پھر بلانا رحمتِ عالم

رہے بس آپ کے فیض و کرم کا سلسلہ جاری  
مدینہ لے کے آنے آب و دانہ رحمتِ عالم

## کھلی والے

کرم کی جو ہو اک نظر کھلی والے  
 مدینے کا پھر ہو سفر کھلی والے  
 چمکتے رہیں سبز گنبد کے جلوے  
 مسور رہیں بحر و بر کھلی والے  
 نگاہوں میں ہر دم سجائے سونے ہیں  
 حرم کے وہ دیوار و در کھلی والے  
 م

وہ دنیا ہو کہ دیں ہو ہر طرف ہو آپ کا چرچا  
 میسر ہو ہمیں ایسا زمانہ رحمتِ عالم

دمِ آخر یہی حسرت ہے آقا قلبِ انجم کی  
 جمالِ ذات کی لذت چکھانا رحمتِ عالم

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

ادھر جالیاں ہوں ادھر سبز گنبد  
یہ منظر ہو دیکھوں جدھر کملی والے

مدینہ بنے میرا مسکن الہی  
یہی دھن ہے شام و سحر کملی والے

میں جب چاہوں دیکھوں دیارِ مدینہ  
عطا ہو اک ایسی نظر کملی والے

مرے دل میں سرکارِ تشریف لائیں  
وہ ہو آپکی رہ گذر کملی والے

رہے دل کی دھڑکن میں ذکرِ مدینہ  
یونہی میرے دن ہوں بسر کملی والے

ترے نور سے سارا عالم ہے روشن  
منور ہیں شمس و قمر کملی والے

ہے انجم تمہارے ہی در کا بھکاری  
عطا ہو اے چشمِ کرم کملی والے

## رحمتِ دو جہاں

آپ ہیں بالیقین شافعِ عاصیاں ہو نگاہِ کرمِ رحمتِ دو جہاں  
انبیاءؑ، اولیاءؑ آپ کے مدحِ خواں ہو نگاہِ کرمِ رحمتِ دو جہاں

ہر عطا ہے فقط آپ ہی کی عطا ہم کو جو کچھ ملا آپ ہی سے ملا  
ہم ہیں سب کچھ اگر آپ ہیں مہرباں ہو نگاہِ کرمِ رحمتِ دو جہاں

سوزِ عشقِ دروں کی ضیا کو بکو اشکِ گریہ کی تابانیاں کو بکو  
خوشبودوں سے مہک جائیں کون و مکاں ہو نگاہِ کرمِ رحمتِ دو جہاں

آپ ہی کا تصور رہے ہر گھڑی چشمِ نرم سے چمکتی رہے زندگی  
ہر قدم روشنی ہر نظر کہکشاں ہو نگاہِ کرمِ رحمتِ دو جہاں

معصیت کے اندھیروں سے بچ جائیں ہم منزلِ عشق میں پار اتر جائیں ہم  
روح کی روشنی ہو کراں تا کراں ہو نگاہِ کرمِ رحمتِ دو جہاں

نعتِ جب میں پڑھوں ہر طرف نور ہو چشمِ نرم کی ضیا جلوہ طور ہو  
ہو مزین درودوں سے سارا جہاں ہو نگاہِ کرمِ رحمتِ دو جہاں

میری لے میں اثرِ قلب میں نور ہو اور سوزِ دروں جلوہ طور ہو  
رنگِ لائیں جنوں کی فراوانیاں ہو نگاہِ کرمِ رحمتِ دو جہاں

اپنے در پر ہمیشہ بلاتے رہیں اور انجم کو جلوے دکھاتے رہیں  
ہر نفس پر رہے آپ ہی کی اماں ہو نگاہِ کرمِ رحمتِ دو جہاں

## عشقِ سرکار

آپ کو جب بھی پکارا ہے سکوں پایا ہے  
آپ کا ذکر مری زیست کا سرمایا ہے

روح میں رقص سے آنکھوں سے ہیں آنسو جاری  
محفلِ نعت میں ہم نے یہ صلہ پایا ہے

ہم گنواروں میں کہاں پاس ادب تھا پہلے  
یہ سلیقہ تو ہمیں آپ نے سکھلایا ہے

عشقِ سرکارؐ بھی کیا چیز ہے اللہ اللہ  
زندگی بھر مجھے اس آگ نے تڑپایا ہے  
اب جبیں جھک نہیں سکتی ہے کسی کے آگے  
آپؐ کی چشمِ کرم سے یہ شرف پایا ہے  
ذکرِ سرکارؐ کی لذت کا بیاں ہو کیسے  
ہم کو ہر سانس نے اس ذکر پہ تڑپایا ہے  
ہر کڑے وقت میں ایمان ہے اپنا انجم  
ذکرِ سرکارؐ کیا ہے تو قرار آیا ہے

## سبحان اللہ

ہر جانب سے صلّ علیٰ کی دھوم چچی سبحان اللہ  
ان کے کرم سے نعت کی محفل خوب سچی سبحان اللہ

جشنِ ولادت کے جلوؤں سے مہکی ہوئی سے ساری فضا  
اس محفل میں ان کی خوشبو آہی گئی سبحان اللہ

جشنِ ولادت آو منائیں سب سے بڑا تہوار ہے یہ  
وہ ہیں ہمارے ہم ہیں ان کے فیضِ نبیٰ سبحان اللہ

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

جشنِ ولادتِ رب نے منایا نور کی بارش ہوتی رہی  
ان کے یہاں آنے سے سب کی بات بنی سبحان اللہ

جب بھی سچی سے نعت کی محفلِ رحمتِ عالم آپہونچے  
کام ہمارے ان کی نسبت آہی گئی سبحان اللہ

راہِ طلب میں شکر کے سجدے دلہیں تڑپ سہانہ نہیں  
درد کی لذتِ روح میں پنہاں دل کی لگی سبحان اللہ

جب بھی ان کو دل سے پکارا وہ امداد کو آپہونچے  
اک لمحہ میں ساری مصیبت ختم ہوئی سبحان اللہ

اپنا تو یہ حال ہے انجم مہکا ہے اک اک نفس  
اللہ اللہ نعت کا عنوان ذکرِ نبی سبحان اللہ

## ذکرِ محمد کی لذت

آواز کا جادو ہے نعتوں کی اذانوں میں  
پُر کیف ہے رنگِ دلِ مدحت کے بیابانوں میں

مشغول جو رہتی ہیں آقا کے ترانوں میں  
تاثیر کا جادو ہے ان پاک زبانوں میں

اک عشق کی چنگاری کافی ہے تڑپنے کو  
یہ آگ نہیں ملتی تسبیح کے دانوں میں

ایسا کچھ محسوس ہوتا ہے میں جب پڑھتا ہوں نعت  
سن رہا ہو عرش پر جیسے خدا نعتِ رسولؐ

جب بھی پوچھا ہے کسی نے زندگی کا مدعا  
لب پہ میرے آگئی ہے بر ملا نعتِ رسولؐ

آنکھ کو لازم ہے پڑھ کر شبینم افشانی کرے  
گُل کی صورت ہے ہر اک شاخِ نوا نعتِ رسولؐ

ہم غلامانِ محمدؐ ہیں ہمیں کیا چاہیے  
کچھ نہیں بس اے دل دردِ آشنا نعتِ رسولؐ

باعثِ ترمین و عرفان یقینِ حمدِ خدا  
وجہِ رحمتِ مدحتِ خیرالوراءِ نعتِ رسولؐ

نعت کو نسبت سے انجمنِ ان کی ذاتِ پاک سے  
کیا دعا مانگوں کہ ہے میری دعا نعتِ رسولؐ

## میری دُعا نعتِ رسولؐ

مرجا صد مرجا صَلِّ عَلٰی نعتِ رسولؐ  
دل کے حق میں سو دواؤں کی دوا نعتِ رسولؐ

مبتلائے غم نہ ہو دنیا اگر یہ جان لے  
غم سے کرتی ہے دو عالم کو رہا نعتِ رسولؐ

عقل والے تو وفا ناآشنا ہی رہ گئے  
اہلِ دل کو دے گئی درسِ وفا نعتِ رسولؐ

اے نورِ کبریائی  
 اے حسنِ مصطفائی  
 رمزِ آشنائی فطرت  
 ہم پر ہو چشمِ رحمت

مشکل میں ہے خدائی  
 ہے دل پہ یاس چھائی  
 فرمائیے اعانت  
 ہم پر ہو چشمِ رحمت

منڈلا رہے ہیں فتنے  
 لاچار ہم ہیں کتنے  
 دیکھے نویدِ راحت  
 ہم پر ہو چشمِ رحمت

طوفانِ میں سے سفینہ  
 بچنے کا دو قرینہ  
 اے تاجِ دارِ امت  
 ہم پر ہو چشمِ رحمت

## چشمِ رحمت

اے سرورِ رسالت  
 اے شافعِ قیامت  
 اے خاتمِ نبوت  
 ہم پر ہو چشمِ رحمت

اے رحمتِ مجتہم  
 اے قدرتِ مکرم  
 اے صاحبِ شریعت  
 ہم پر ہو چشمِ رحمت

ڈسنے کو ہیں سلا میں  
سن لیجے التجا میں  
نازک بہت ہے حالت

ہم پر ہو چشمِ رحمت

انجم کے آقا سنئے  
انجم کے مولا سنئے  
روداد رنج و کلفت

نہم پر ہو چشمِ رحمت

کملی والے نبیؐ

جلوہ کبریا ، کملی والے نبیؐ  
نورِ ارض و سما کملی والے نبیؐ

ان کے در کے سوا لوگ جائیں کہاں  
سب کے حاجت روا کملی والے نبیؐ

راہ میں جب پکارا مدد کے لئے  
بن گئے رہ نما کملی والے نبیؐ

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

نورِ ربِّ العالیٰ سر بسر آپ ہیں  
منظہرِ کبریا ، کملی والے نبیؐ

پھر مدینے کی جانب ہو اپنا سفر  
بس یہی ہے دعا کملی والے نبیؐ

مجھ گنہگار پر اک نگاہِ کرم  
دردِ دل ہو عطا کملی والے نبیؐ

آپ کا ذکر کرتا رہوں عمر بھر  
ہے یہی مدعا کملی والے نبیؐ

اشک جاری رہیں نعت لکھتا رہوں  
فرض یوں ہو ادا کملی والے نبیؐ

انجمِ خستہ جاں پر نگاہِ کرم  
آسرا ، آسرا کملی والے نبیؐ

## جمیلُ الشیم

دلِ پشیمان سے اور آنکھیں ہیں نم  
ہو کرم کی نظر یا شفیعِ اممؐ  
اے جمیلُ الشیم اے جمالِ حرم

تو ہے داتا زمانہ ہے تیرا گدا  
ہم غلاموں کو سے بس تیرا آسرا  
اک نگاہِ کرم اک نگاہِ کرم  
اے جمیلُ الشیم اے جمالِ حرم

ہم ہیں عصیاں میں ڈوبے ہوئے سر بہ سر  
پار ہم کو لگا دے تیری اک نظر  
تو ہے رحمت ہی رحمت خدا کی قسم  
اے جمیل الشیم اے جمالِ حرم

ہم بھکاری تیرے اور تو ہے غنی  
سر پہ لا تقنطو کی ہے چادر تھی  
تجھ سے قائم ہے ہم غاصیوں کا بھرم  
اے جمیل الشیم اے جمالِ حرم

تیری آمد سے روشن زمانہ ہوا  
تو سے شمس الضحیٰ تو ہے بدر اللہجی  
انجم و کہکشاں تیرے زیرِ قدم  
اے جمیل الشیم اے جمالِ حرم

ہم خطا کار تو رحمتِ عالمین  
اپنی بخشش کا ہم کو نہ ہو کیوں یقین  
تیرے دامن سے وابستگی کی قسم  
اے جمیل الشیم اے جمالِ حرم

ایک فرمان حق ہے اشارہ تیرا  
تیرا ہر قول ہے حکم رب العالی  
تیری ہر بات اپنی جگہ محترم  
اے جمیل الشیم اے جمالِ حرم

ہم پہ ہر دم تیری چشمِ رحمت رہے  
لب پہ تیرا بیاں تیری مدحت رہے  
یاد میں تیری بیٹھے ہوں با چشمِ نم  
اے جمیل الشیم اے جمالِ حرم

وصف تیرے ہوں سرکار کیسے بیاں  
خشک ہو جائیں لاکھوں سمندر یہاں  
شان تیری رقم کر سکتے کیا قلم  
اے جمیل الشیم اے جمالِ حرم

اپنے انجم پہ ہر دم کرم ہو شہا  
کالی کالی سے رحمت کی اٹھے گھٹا  
اور آنکھیں برستی رہیں دم بدم  
اے جمیل الشیم اے جمالِ حرم

حصارِ جلوہ طیبہ ہی راس آئیگا اس دل کو  
حصارِ ذات سے مجھ کو نکالو رحمتِ عالم

مجھے ہر ہر قدم آواز دیں گئیاں مدینے کی  
گدائے کوچہ طیبہ بناو رحمتِ عالم

اگر ہے کوئی حسرت تو یہی حسرت ہے انجم کی  
میں جب چاہوں مجھے در پر بلا لو رحمتِ عالم

## دامانِ رحمت

گناہوں کے بھنور میں ہوں بچالو رحمتِ عالم  
سنبھالو ہاں سنبھالو ہاں سنبھالو رحمتِ عالم

قیامت ڈھا رہی ہے آفتابِ حشر کی گرمی  
مجھے دامانِ رحمت میں چھپالو رحمتِ عالم

تیرا نقش غلامی ہی مری پہچان بن جانے  
مجھے اس رنگ کے سانچے میں ڈھالو رحمتِ عالم

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

نعتِ محمدؐ سے آدمؑ کی توبہ مہوئی مقبول  
 لحنِ داودؑ میں نمایاں نعت کا اعلا اصول  
 نعت سے مہکا آمنہ بی بی کے گلشن کا پھول  
 نعتِ دعائے خلیلؑ کو سن کر رقص کرے وجدان  
 میں کیسے نعت لکھوں

حُبِّ رسالتِ نعتِ پیمبرِ حمزہؑ کی پہچان  
 نعت سے اہل بیت ہیں شامل فارس کے سلمانؑ  
 ایک اولیسِ قرنیؑ ہیں جو بن دیکھے قربان  
 لحنِ بلالیؑ اپنی جگہ ہے نعت کا خود عنوان  
 میں کیسے نعت لکھوں

نعت لکھیں صدیقِ اکبرؑ، صدق ہے جنکی شان  
 نعت لکھیں فاروقِ اعظمؑ، عدل ہے جنکی آن  
 نعت لکھیں عثمانِ غنیؑ، تو ناز کرے قرآن  
 نعت لکھے خود شیرِ خدا کا حیدرؑ سا ذیشان  
 میں کیسے نعت لکھوں

## ہیں کیسے نعت لکھوں

اشکوں سے جب تک نہ وضو ہو یا شاہِ ذی شانؑ  
 میں کیسے نعت لکھوں

اب تک مجھ کو ہونہ سکی ہے اپنی ہی پہچان  
 میں کیسے نعت لکھوں

آپ کی تو ہر ایک ادا ہے قرآن کی تفسیر  
 آپ کی یاد سے بڑھ جاتی ہے ایمان کی توقیر  
 صبحِ ازل سے شامِ ابد تک نور کی ہے تنویر  
 اور رفعتنا ذکرک کہہ کے نعت کہے قرآن  
 میں کیسے نعت لکھوں

حُبِّ اہل بیت ہی ٹھہرا ایمان کا معیار  
فاطمہ زہرا نعت میں لکھیں آقا کے انوار  
مولا علیؑ کی نعت رفاقت رحمت کے آثار  
نعت حسینؑ و حسنؑ کی منزل کربل کا میدان  
میں کیسے نعت لکھوں

قلب و نظر کی گہرائی میں حدِ ادب کی شان  
کیف و اثر میں ، ڈوبا ڈوبا مدحت کا عنوان  
سعدیؒ و جامیؒ جیسا مجھ کو مل جائے عرفان  
لفظوں سے ظاہر نہ ہو جب تک اندازِ حسانؒ  
میں کیسے نعت لکھوں

یادِ نبیؐ سرمایہٴ ایمان ذکرِ نبیؐ عرفان  
عشقِ نبیؐ تو کون و مکان کی نسبت کا فیضان  
سامنے ہو بس ان کی سیرت ہر لمحہ ہر آن  
ایسا کہاں کردار ہے اپنا دو جگ کے سلطانؐ  
میں کیسے نعت لکھوں

فرش زمیں سے عرش برس تک جلووں کی برسات  
اک اک لمحہ ٹھہرا ہوا ہے ہاتھ میں ڈالے ہاتھ  
سدرہ تک جبرئیل امینؑ ہیں آگے خدا کی ذات  
سامنے ہے تو سین کی منزل اے رب کے مہمانؑ  
میں کیسے نعت لکھوں

اہل تھے اس کے سعدیؒ، جامیؒ یا مولائے رومؒ  
عشقِ محمدؐ جن کی منزل نعت میں جن کی دھوم  
انجم کی اوقات ہی کیا ہے سب کو ہے معلوم  
اپنے گناہوں پر ہوں نادم ہر لمحہ ہر آن  
میں کیسے نعت لکھوں

اشکوں سے جب تک نہ وضو ہو یا شاہِ ذی شانؑ  
اب تک مجھ کو ہونہ سکی ہے اپنی ہی پہچان  
میں کیسے نعت لکھوں

ہر قدم پر ان کی رحمت ساتھ دتی جانے گی  
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

مدحِ خوانِ مُصطفیٰ کو دیکھنا اسے پل صراط  
یہ نبی کی نعت تجھ پر گنگناتے جائیں گے

جس قدر پھیلاو گے رو رو کر دامن عاصیو !  
وہ عطا کا ہاتھ اتنا ہی بڑھاتے جائیں گے

ہر نظر محشر میں بس ان کی طرف ہی جانے گی  
وہ گنہگاروں کو دامن میں چھپاتے جائیں گے

جب بلاوا آنے کا انجم شر کوئین کا  
مسکراتے جائیں گے آسو بہاتے جائیں گے

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

## نعتِ پاک

(سلسلہ عرسِ امام احمد رضا خاں)

مرتے دم تک یہ فریضہ ہم نبھاتے جائیں گے  
سرورِ کوئین کی نعتیں سناتے جائیں گے

میرے دل کو دل بنا کر چشمِ نم کر دی عطا  
یہ تڑپ یہ ولولہ سب کو دکھاتے جائیں گے

اللہ اللہ نعت کے فیضان کی رعنائیاں  
لذتِ ذکرِ نبی سب کو چکھاتے جائیں گے

## قولِ شَرَّانِی

یہ سُوزِ ایمانی ہے اشکوں کی ارزانی ہے  
 عشقِ نبیؐ سے دل ہے منور ہر منظر نورانی ہے  
 انکے ذکر کی لذت سے جب قلب ہوا دوچار  
 کیوں نہ جنہیں ہو نور سے روشن آنکھیں گُوہر بار  
 حاصل ہے وہ عزت جس سے لوگ کریں سب پیار  
 کس کی یہ مہمانی ہے اک جلوہ سامانی ہے

ان کے کرم سے آنکھ ہماری پُر نم ہوتی رہتی ہے  
 ان کی یاد سے نور کی بارش ہر دم ہوتی رہتی ہے  
 وہ ہیں مسیحاؑ ان کی عنایت ہر دم ہوتی رہتی ہے  
 یہ فضلِ رحمانی ہے یہ لطفِ سبحانی ہے  
 ان کی الفت ہی نے سکھایا ہم کو یہ ایثار  
 اپنوں کی تو بات ہی کیا ہے غیروں سے کبھی پیار  
 نام سے ان کے بڑھ جاتی ہے سانسوں کی رفتار  
 یہ نسبت لاثانی ہے یہ جذبہ ایمانی ہے  
 مدحِ سرکارؐ کے تیور دیکھ کہ گردشِ نل جانے  
 جو بد حال ہے اس کو دیکھ کہ حال بدل جانے  
 بڑھتے ہوئے طوفاں کا رخ کبھی ساحل میں ڈھل جانے  
 مدحِ نبیؐ لاثانی ہے یہ قولِ قرآنی ہے  
 ان کی عطا سے نم رہتے ہیں اپنے دونوں نین  
 انجم اپنے قلب پہ نازاں یہ اللہ کی دین  
 کرتے رہیے ذکرِ نبیؐ کا کیا دن اور کیا رن  
 پیار کی یہ جولانی ہے یہ دنیا تو فانی ہے  
 عشقِ نبیؐ سے دل ہے منور ہر منظر نورانی ہے

وہ آئے جنکے آنے کی بشارت انبیاء نے دی  
وہ نورِ لم یزلْ آنے وہ حرفِ اولیں آنے

وہ جنکے نور سے پھیلی ضیا رشد و ہدایت کی  
وہ ظلمت کے اندھیروں میں صداقت کے امیں آنے

وہی اولِ وہی آخرِ وہی ظاہرِ وہی باطنِ  
سراپا مظہرِ شانِ الہیٰ بالیقین آنے

وہی قرآنِ وہی فرقانِ وہی ایمانِ وہی ایقانِ  
شفیعِ روزِ محشرِ ہادیِ دینِ مسیحا آنے

ہے جنکا نام اہلِ عشق کی تسکین کا باعث  
وہی فخرِ رسلِ ارشادِ نکل حق الیقین آنے

سختی ایسے صدا سے پہلے سب کی جھولیاں بھر دیں  
جو پہنچے ان کے در پر لوٹ کر خالی نہیں آنے

نشاطِ عیدِ میلادِ النبی سے قلبِ روشن  
کرم کی بھیک دینے کو شہرِ دنیا و دین آنے

## حشیمِ کرم

۱۰۔ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۸۸ء

جشنِ عیدِ میلادِ النبی بھدوہی بنارس ہندوستان

خدا کا نور بنکر رحمت اللعالمین آئے  
پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی سدرہ نشین آئے

سرِ عرشِ جبریں سے جانبِ فرشِ زمین آئے  
کہ دربانی کی خاطر جن کی جبریل امیں آئے

جو میلادِ محمدؐ کے منانے کا نہیں قائل  
وہ ہے محروم وہ اس پاک محفل میں نہیں آئے

جو انکا ذکر کرتے ہیں وہی سچے مسلمان ہیں  
خدا انکا محافظ ہے کہیں جانے کہیں آئے

تڑپ دیدار کی رکھتے ہیں ذکرِ مصطفیٰ میں ہم  
زیارت کا شرف حاصل ہو سدرہ کے مکین آئے

یہی جشنِ حبیبی کی کشش کا اک کرشمہ ہے  
ہم انجمِ اپنی محفل چھوڑ کر آخر یہیں آئے

## نعتِ نبویؐ

یہ نعتِ عمرہ رمضان المبارک کے موقع پر ہوئی  
(۲۷ مئی ۱۹۹۰ء)

بلوا کے مدینے میں بکھر دیتے ہیں پیمانہ  
یوں ان کی عطا کے ہیں اندازِ جداگانہ

روضے کے قرین اب تو جانے کی نہیں طاقت  
کس موڑ پہ لے آیا مجھ کو دل دیوانہ

## طالبِ دعا:

## ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

اک سُبُک سی اٹھتی ہے اور آنکھیں برستی ہیں  
دیوانگی دل کا مقبول ہو نذرانہ

میں اپنے گناہوں پہ نادام ہوں پشیمان ہوں  
ہو نظرِ کرم مجھ پر اندازِ کریمانہ

ہر ایک قدم لغزش ہر ایک نفس بخشش  
شفقت کی بہاروں میں اشکوں کا ہے نذرانہ

دنیا کی ہر اک نعمت طیبہ میں متیسر ہے  
یہ شہرِ مدینہ ہے انوار کا میخانہ

اک سمت نمایاں ہے دنیا کی ہر اک نعمت  
انوار کی بارش کا مرکز ہے عداگانہ

## نعت خیر البشر

ذکرِ خیر البشر صبح بھی شام بھی  
سوئے طیبہ نظر صبح بھی شام بھی

لحٰنِ داؤدؑ میں نعتِ خیر البشر  
پڑھتے ہیں بحرِ صبح بھی شام بھی

جگمگانا ہے اللہ کے نور سے  
میرے آقاؐ کا گھر صبح بھی شام بھی

آپ کی یاد میں شاہ کون و مکان  
رہتی ہے چشم تر صبح بھی شام بھی

سبز گنبد کی رعنائیوں کی طرف  
سو رہا ہے سفر صبح بھی شام بھی

کھیلتے ہیں درود و سلام آپ پر  
سارے جن و بشر صبح بھی شام بھی

میرے آقا کی عظمت کے منکر ہیں جو  
پھرتے ہیں در بدر صبح بھی شام بھی

بخشنا ہے نفاذوں کو تابندگی  
میرے آقا کا در صبح بھی شام بھی

ہیں منور میرے قلب کی دھڑکنیں  
سو کرم کی نظر صبح بھی شام بھی

پا رہے ہیں ضیاء انجم و کہکشاں  
اور شمس و قمر صبح بھی شام بھی

## نعتِ رسولؐ

اپنا سر آپ کے قدموں میں جھکاؤں کیسے  
عشق کی آگ ہے سینے میں بجھاؤں کیسے

ہوں سیہ کار ندامت سے ہیں آنسو جاری  
بے عمل ہوں در سرکار تک آؤں کیسے

آگیا ہوں در اقدس پہ بھکاری بن کر  
کاسہ بھیک کو اب آگے بڑھاؤں کیسے

تنشِ عشق سے اشکوں کو جلا ملتی ہے  
قرب کی ٹھنڈی ہواؤں کو میں پاؤں کیسے

اچھی صورت بھی نہیں کوئی عمل پاس نہیں  
رُوٹھ جانے جو صنم اس کو مناؤں کیسے

شیخِ کامل کی توجہ سے ہوا دل روشن  
کیف و مستی کی فضاؤں میں سماؤں کیسے

اک سراپا ہے تصور میں مسلسل روشن  
شوقِ دیدار کی معراج کو پاؤں کیسے

طلبِ شوق نے منزل کی طرف کھینچ لیا  
دل کا جو حال ہے اب ان کو بتاؤں کیسے

اس نگاہِ کرمِ تمار کے قرباں جاؤں  
بزمِ دل ان کی نگاہوں سے سجاؤں کیسے

وہ تو مائل بہ کرم رہتے ہیں ہر دم انجم  
جذبہٴ قربِ طلبِ سامنے لاؤں کیسے

## لاکھوں سلام

ہر دل کی دھڑکن میں ہے ان کا نام  
دو جگ کے دہتا پہ لاکھوں سلام

اشکوں کا دریا ہے عم کی کہانی  
یکجا ہونے میں آگ اور پانی

سازِ محبت سوزِ نہانی  
دل پہ انہیں کی ہے حکمرانی

دریائے رحمت کی شانِ تمام  
دو جگ کے دہتا پہ لاکھوں سلام

دل میں نہاں ہے عشق انہیں کا  
آنکھوں میں ہے بس ان کا سراپا  
ایک ایک پل اور ایک ایک لمحہ  
اسم محمدؐ لب پر ہمیشہ  
اپنا وظیفہ یہی صبح و شام  
دو جگ کے دانا پہ لاکھوں سلام

عرش پہ پہنچے نور مجسم  
اسراء کی شب کا پوچھو نہ عالم  
صلیٰ علیٰ کا شور ہے پیہم  
ٹھہرا ہوا ہے لمحوں کا سرگم  
سدرہ سے آگے ہے ان کا مقام  
دو جگ کے دانا پہ لاکھوں سلام

سارے ستارے آنکھیں بچھانے  
سارے فرشتے سسین نوانے  
لمحہ بہ لمحہ نعت سنائے  
رب کے دلارے عرش پہ آئے  
ہونے کو اللہ سے ہمکلام  
دو جگ کے دانا پہ لاکھوں سلام

ان کا لقب ہے یسینؑ و طہؑ  
نبیوں میں ہیں وہ ارفع و اعلا  
سب کے وہی ہیں دانا و مولیٰ  
ان کا پتہ ہے والیٰ بطحا  
شافع محشر انہیں کا ہے نام  
دو جگ کے دانا پہ لاکھوں سلام

تجھ کو مبارک چشم بصیرت  
اللہ و اکبر شان نبوت  
بخشش ہے اپنی ان کی بدولت  
ذات ہے ان کی رحمت ہی رحمت  
ہے ان کی ٹھوکر میں عالم تمام  
دو جگ کے دانا پہ لاکھوں سلام

جان عقیدت روح دل و جاں  
چہرہ انور خلد بداماں  
جلوہ بہ جلوہ حسن بہاراں  
عالم حیرت تا حد امکان  
اب کیوں نہ عاصی ہوں مست خرام  
دو جگ کے دانا پہ لاکھوں سلام

فکرِ سخنِ بل کھائی ہوئی سی  
 حسرتِ جاں تھرائی ہوئی سی  
 وقت کو بھی نیند آئی ہوئی سی  
 مدح و ثنا شرمائی ہوئی سی  
 کیسے ہو انجمن کو تابِ کلام  
 دو جگ کے داتا پہ لاکھوں سلام

تضمین بر سلامِ عربی

احمدؑ یا حبیبی ایا حبیبی سلامی علیک  
 یا عون الغزبی سلامی علیک

رقص میں جھوم میں جشن منائیں خوشیوں سے مسکائیں  
 ڈالی ڈالی پتے پتے مستی میں لہرائیں  
 سوز میں ساز ملائیں اور یہ نغمہ سنائیں  
 سلامی علیک

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

گنبد خضرا کے جلووں میں ہم سب گم ہو جائیں  
نورانی رحمت کی فضا میں سب کے سب کھو جائیں  
اشکوں کو برسائیں اور یہ نغمہ سنائیں  
سلامی علیک

انکا مقدر اوج پہ پہنچا آپ سے جس نے محبت کی  
حنانہ اور جبل احد دونوں کو بشارت جنت کی  
شجر بجر سب ذکر کریں اور یہ نغمہ سنائیں  
سلامی علیک

حضرت حمزہؓ جنکی شجاعت کا اسلام پہ احساں ہے  
ان کے وجود سے جبل احد میں ہر سو ایک چراغاں ہے  
نذر عقیدت پیش کریں اور یہ نغمہ سنائیں  
سلامی علیک

ارض بقیع میں جلوہ فرما کیسے کیسے جوہر ہیں  
ان میں حلیمہ سعدیہؓ اور ذوالنورینؓ سے گوہر ہیں  
ان کے حضور سلام کریں اور یہ نغمہ سنائیں  
سلامی علیک

انجم یاد نبیؐ کا رشتہ سب رشتوں سے بالا ہے  
ان کی یاد میں اشک بہانا شغل یہ سب سے اعلیٰ ہے  
یاد نبیؐ کو عام کریں اور یہ نغمہ سنائیں  
سلامی علیک

احمدؓ یا حبیبی یا حبیبی سلامی علیک  
یا عون الغریبی سلامی علیک

## اک نگاہِ کرم کملی والے

کراچی کے لسانی فسادات پر سرکارِ مدینہ  
کے حضور فریاد

غمزدوں کی صدا سننے والے  
اک نگاہِ کرم کملی والے

داغ سینے کے کس کو دکھائیں  
بگڑی قسمت کہاں لے کے جائیں  
کوئی سنتا نہیں غم کے نالے  
اک نگاہِ کرم کملی والے

ہر طرف ہیں تباہی کے ساماں  
سخت مشکل میں ہیں اہل ایماں  
اپنے دامن میں ہم کو چھپالے  
اک نگاہِ کرم کملی والے

اپنا گلشن جلا جا رہا ہے  
خون ماحول برسا رہا ہے  
پڑ گئے اب تو چینے کے لالے  
اک نگاہِ کرم کملی والے

ہر طرف گولیاں چل رہی ہیں  
اور بھری بستیاں جل رہی ہیں  
کیسے دشمن ہیں یہ دل کے کالے  
اک نگاہِ کرم کملی والے

کوئی لاشوں کو چھوٹا نہیں ہے  
اور کفن تک بھی ملتا نہیں ہے  
زخمیوں کے سنے کون نالے  
اک نگاہِ کرم کملی والے

# بُستانِ مَنَاقِب

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

آپ کے در پہ جو آگے ہیں  
منزلوں کے نشاں پا گئے ہیں  
ہم بھی دیکھیں کرم کے اُجالے  
اک نگاہِ کرم کملی والے

اک نظرِ قلب پر جس کے ذالی  
مل گیا اس کو سُوزِ بلالی  
عشق کی آگ سُلگانے والے  
اک نگاہِ کرم کملی والے

بیکسوں پر ستم ہو رہا ہے  
انجمِ خستہ جاں رو رہا ہے  
ڈوستوں کو خدارا بچالے  
اک نگاہِ کرم کملی والے

جنوری ۱۹۹۰ء

نگاہ و دل فدا دونوں ہی تھے رونے پیمبر پر  
صفات ذات کے مظہر جناب حضرت حمزہؓ

شجاعت کا تمھاری ہر طرف چرچا عرب میں تھا  
نڈر بیباک ، زور آور جناب حضرت حمزہؓ

شہید ناز کی بالیں پہ جبرئیل امیں بولے  
سوں لاکھوں رحمتیں تم پر جناب حضرت حمزہؓ

دلادر دم بخود ہیں آپ کے اوج شہادت پر  
ہیں گویا فرد میں لشکر جناب حضرت حمزہؓ

مرے لب پر ادب سے جب تمھارا نام آتا ہے  
تڑپ جاتی ہے چشم تر جناب حضرت حمزہؓ

## امیر حمزہؓ

شجاعت آپکا جوہر ، جناب حضرت حمزہؓ  
امیر و صاحب لشکر جناب حضرت حمزہؓ

بباطن مرد میدان ہیں جیالے ہیں مجاہد ہیں  
بظاہر عجز کا پیکر جناب حضرت حمزہؓ

نبیؐ کے عشق میں ایمان لانے کا شرف پایا  
ہونے پھر دین کے رہبر جناب حضرت حمزہؓ

تھا جن کی شہادت سے سرکار کا دل زخمی  
یہ زخم رکھا تازہ حمزہؑ کی شہادت نے

غازی تھے مجاہد تھے سالار تھے لشکر کے  
سوار گواہی دی حمزہؑ کی ، نبوتؐ نے

روشن ہے دل انجم حمزہؑ کی محبت سے  
شہداء کو چلا بخشی حمزہؑ کی امامت نے

## سیدالشہداء

کفار کو لکارا حمزہؑ کی شجاعت نے  
اسلام کو چمکایا حمزہؑ کی رفاقت نے

بوجہل کے ماتھے پر اک ضرب لگی کاری  
گستاخ کو پہچانا حمزہؑ کی فراست نے

وہ بدر و احد میں تھے دشمن کیلئے قاتل  
تقدیر بدل ڈالی حمزہؑ کی شجاعت نے

## حضرت داتا گنج بخش

علی ہجویری داتا گنج بخش فیض ربانی  
متور ان کے جلوؤں سے فضا میں کیف نورانی

عطا کیجے ہمیں صدقہ جنابِ غوثِ اعظم کا  
جبین شوق کو حاصل رہے اس در کی دربانی

بلا تے ہیں ہمیں ہر سال داتا عرس میں اپنے  
کرم کی بھیک ملتی ہے محبت کی فراوانی

ہے کعبہ چشتیوں کا خواجہ اجمیر کا چلہ  
عقیدت کی نشانی چشتیوں کا فیض روحانی

سچی سے نعت کی محفل تمہارے آستانے پر  
متور ہیں فضائیں نور ایماں کی ہے ارزانی

نوازے جا رہے ہیں ہر طرف داتا کے دیوانے  
مسترت ان کے چہروں پر متور لوح پیشانی

رسول اللہ کا صدقہ کرم کی اک نظر کردو  
ہمارے ملک میں امن و امان کی ہو فراوانی

کوئی خالی نہیں لوٹا ہے انجم آپ کے در سے  
حقیقت میں یہی دربار ہے دربارِ سلطانی

مدینے کی عطا سے نعت گوئی کا شرف انجم  
تمہارے آستانے سے ملا ہے سوزِ ایمانی

پوری ہوں تیرے در پر کچھ اپنی تمنائیں  
ہر ایک تمنا سے ہو جاذب میں بیگانہ

مخانیہ ہجیری اور خواجہ اجیری  
تقسیم منے عرفاں پیمانہ بہ پیمانہ

ہر اشک سمندر ہے اظہار عقیدت کا  
بھگی ہوئی آنکھوں میں ہے شوق کا نذرانہ

پیتے ہی رہیں مے کش آتے ہی رہے انجم  
تا حشر رہے جاری ساتی تیرا پیمانہ

شیخ علی ہجویریؒ

اے تختِ ولایت پر اک پیکر شاہانہ  
دنیا تیرے قدموں میں حاضر ہے فقیرانہ

فردوس تیرا در ہے خم در پہ برا سر ہے  
جس طرح حقیقت کی آغوش میں افسانہ

ہو جائیں تیرے درشن بھر جائے برا دامن  
دانا تیری چوکھٹ پر آیا ہوں فقیرانہ

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

المدد واسطہ غوث اعظم  
اک کرم کی نظر فیض عالم  
پڑ گئے اب تو جینے کے لالے  
آپ ہی لاج ہیں رکھنے والے

ہر طرف ہیں تباہی کے طوفان  
سخت مشکل میں ہیں اہل ایمان  
کوئی ایسا نہیں جو بچالے  
آپ ہی لاج ہیں رکھنے والے

اپنا گلشن جلا جا رہا ہے  
خون ماحول برسا رہا ہے  
کون دامن میں ہم کو چھپالے

آپ ہی لاج ہیں رکھنے والے

تم کو صدقہ رسول خدا کا  
واسطہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی  
بہرِ حسنین رضی اللہ عنہم اب سن لو نالے

آپ ہی لاج ہیں رکھنے والے

## خستہ داتا گنج

مورے داتا نبی جی کے پیارے

داغ سینے کے کس کو دکھائیں  
بگڑی قسمت کہاں لے کے جائیں  
کوئی سنتا نہیں غم کے نالے

آپ ہی لاج ہیں رکھنے والے

## اے سجویری سرکار

اے دانا پیا تم دل کی ضیا تم نور کا سو مینار  
 ہو جانے ہمیں بھی نور عطا  
 ہم آئے ہیں تھرے دوار  
 اے سجویری سرکار  
 اے دانا پیا تم دل کی ضیا تم نور کا سو مینار

آپ کے لطف، جود و کرم کی ہم پہ پہلو چھار

انجم خستہ جاں رو رہا ہے  
 ظلم امت پہ کیوں ہو رہا ہے  
 سن لو فریاد نازوں کے پالے  
 آپ ہی لاج ہیں رکھنے والے

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

کیوں روشنیوں کا شہر بجھا  
نفرت سے ہونے سینے کالے  
دھرتی پہ جگا دو اُجیالے

تم امن کا سو پرچار  
تم پیار کی سو مہکار  
اے ہجویریؒ سرکار  
اے دانا پیا تم دل کی ضیا تم نور کا سو مینار

ہم درد و الم کے ماروں کے  
ناداروں کے بیماروں کے  
کام آتا ہے سب دکھیاروں کے

ایسے میں ترا دربار  
سو جانے ہمیں بھی نور عطا  
اے ہجویریؒ سرکار  
اے دانا پیا تم دل کی ضیا تم نور کا سو مینار

ہے

سو جانے ہمیں بھی نور عطا  
اے ہجویریؒ سرکار

اے دانا پیا تم دل کی ضیا تم نور کا سو مینار

بھائی کا سو بھائی دشمن  
اب قوم کا سے احوال برا  
منجدھار میں کشتی تیز سو

کشتی یہ لگا دو پار  
اے ہجویریؒ سرکار  
اے دانا پیا تم دل کی ضیا تم نور کا سو مینار

یہ کون لٹیرے آئے یہاں  
جو پیار دلوں کا لوٹ گئے  
سب رشتے ناٹے ٹوٹ گئے

فتنے ہیں سر بازار  
فتنے یہ کرو مسمار  
اے ہجویریؒ سرکار

اے دانا پیا تم دل کی ضیا تم نور کا سو مینار

## حضرت غوث الاعظم

یہ جشن گیلانی ہے جلوؤں کی ارزانی ہے  
غوث اعظم کے جلوؤں سے ساری نضا نورانی ہے

آپ ہیں عکسِ رحمتِ عالم نورانی کردار  
فیض نمایاں جن کا ہر سو آپ کی وہ سرکار  
جس پر چشمِ کرم فرمادیں اس کا بیرہ پار  
یہ فیضِ سبحانی ہے یہ قولِ صمدانی ہے  
غوث اعظم کے جلوؤں سے ساری نضا نورانی ہے

روح میں رقصاں ان کی تجلی قلب میں ان کا نور  
خافقی دنیا میں ہر سو ان کا ہی مذکور  
گیارہوں والے کی نسبت سے ہیں ہم نمود  
مستی کی ارزانی ہے اور دنیا دیوانی ہے  
غوث اعظم کے جلوؤں سے ساری نضا نورانی ہے

ابن کی عقیدت ان کی محبت آج بھی ہے بیدار  
ان کی طلب اور ان کی ضرورت آج بھی ہے بیدار  
میرے دل میں درد کی نسبت آج بھی ہے بیدار  
پرچم کی جولانی ہے اشکوں کی طغیانی ہے  
غوث اعظم کے جلوؤں سے ساری نضا نورانی ہے

شام و سحر سے ان کا چرچا ہر دم ان کی یاد  
انکی مالا چٹنے والا رہتا نہیں ناشاد  
جو بھی ان کو دل سے پکارے سنتے ہیں فریاد  
یہ رمزِ پہنہانی ہے مشکل میں آسانی ہے  
غوث اعظم کے جلوؤں سے ساری نضا نورانی ہے

رہتا ہے انجمن کے لبوں پر ذکر ان کا دن رہتا  
 ان کے قبضے میں ہے خدائی دونوں جہاں کا چین  
 ان کے سپنوں سے روشن ہیں اپنے دونوں نین  
 بارانِ نورانی سے ، آیتہ سامانی ہے  
 عوثِ اعظم کے جلوؤں سے ساری نضا نورانی ہے

## عوثُ الاعظم

اللہ کے رضا ہے رضائے جنابِ عوث  
 سرکار کی ولا ہے دلانے جنابِ عوث

عرفانِ اولیاء ہے لِقائے جنابِ عوث  
 خلدِ بھریں ہے جلوہ سرائے جنابِ عوث

دونوں جہاں کی دھوپ سے ہم بے نیاز ہیں  
 سایہ کناں ہے سہر پہ ردائے جنابِ عوث

## منقبتِ غوثِ الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

نام آپ کا محبوبِ ربِّ  
 اعلیٰ حسبِ والا نسب  
 میرا مئی اللہ لقب  
 کوئی صدا دیتا ہے جب  
 قسمت جگا دیتے ہیں آپ  
 بگڑی بنا دیتے ہیں آپ  
 ہیں آپ تو پیروں کے پیر  
 یا غوثِ اعظم دستگیر

خاکِ شفا سمجھ کے ملوں منہ پہ بارِ بہار  
 مل جائے کاش گردِ تباہے جنابِ غوثؒ

سر پر کبھی رکھوں کبھی دل میں سمیٹ لوں  
 آنکھوں سے چوم لوں کفِ پاٹے جنابِ غوثؒ

انجم ہے گویا دائمی ایرِ بہار میں  
 سر پر ہے جس کے دستِ دعائے جنابِ غوثؒ

## طالبِ دعا:

## ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

ہیں آپ ولیوں کے ولی  
 شہکارِ حسنینؓ و علیؓ  
 باغِ ولایت کی کلی  
 ہر سانس خوشبو میں ڈھلی  
 ہو چارہ بیچارگان  
 کیا شانِ عالی ہو بیاں  
 دل آئینہ، روشن ضمیر  
 یا غوثِ اعظم دستگیر

بارہ برس کے بعد بھی  
 کبشتی جو تھی ذہنی ہوتی  
 ابھری کنارے سے لگی  
 دیدی نئی اک زندگی  
 جانِ کرمِ حسنِ عطا  
 حاجت روا مشکل کشا  
 نورِ رسالت کے سفیر  
 یا غوثِ اعظم دستگیر

ہم گیارہویں کی محفلیں  
 حسنِ عقیدت سے کریں  
 نازل ہوں پیہم برکتیں  
 دامن مرادوں سے بھریں  
 دامن صدا بھرتے رہیں  
 نازِ آپ پر کرتے رہیں  
 ہم آپ کے در کے فقیر  
 یا غوثِ اعظم دستگیر

کتنا یہ پیارا نام ہے  
 اللہ کا اکرام ہے  
 فیضانِ سب پر عام ہے  
 جس سے بنا ہر کام ہے  
 در سے جو نسبت پا گیا  
 اور اس پہ پھر اترا گیا  
 وہ ہو نہیں سکتا حقیر  
 یا غوثِ اعظم دستگیر

## خواجہ غریب نوازؒ

آپہنچا ہوں در پہ تمہارے کیسے کروں فریاد  
کہ بگڑی بات بنے

تم ہی بتاد کیسے کروں فریاد  
کہ بگڑی بات بنے

آپ غریب نواز ہیں خواجہ لقب عطا نے رسولؐ  
فاطمہ زہرہؑ کے گلشن کا ایک مہکتا پھول  
آپکی اک ابرو کا اشارہ میری دنا مقبول  
شاہِ مدینہ درشن دیدیں آپ کریں امداد  
کہ بگڑی بات بنے

کیجے مدد کیجے مدد  
عصیاں کی ہے کوئی نہ حد  
پھر بھی نہیں خوفِ لحد  
نسبت ہے کتنی مستند  
ہے اپنا سب کچھ آپ کا  
نظروں میں مسکن آپ کا  
ہیں آپ تو پیروں کے پیر  
یا غوثِ اعظم دستگیرؒ

انجم کو بھی دیدار ہو  
کم ہجر کا آزار ہو  
یہ حاضر دربار ہو  
اس کا بھی بیڑا پار ہو  
روضے پہ بلوا لیجئے  
اتنا کرم تو کیجئے  
روشن ہو قسمت کی لکیر  
یا غوثِ اعظم دستگیرؒ

تیکھے تیور چال نرالی مستانی رفتار  
شاہ جہانی مسجد میں جب نعت کی ہو جھنکار  
انجم کی آواز میں رہنمائی خواجہ کے انوار  
نعت پڑھوں تو آنکھ ہو پُر خم دل میں ہو آپکی یاد  
کہ بگڑی بات بنے

(۴ مارچ ۱۹۸۷ء عرس خواجہ غریب نواز اجمیر شریف)

خواجہ غریب نوازؒ بلاتے ہیں ہم کو ہر سال  
کوئی مصیبت آجائے تو بن جاتے ہیں ذہال  
آپ سے تو پوشیدہ نہیں ہے اپنا ہے جو حال  
ایک نظر ہو جائے ہم پر عمر نہ ہو برباد  
کہ بگڑی بات بنے

دھولا گنبد نور سراپا رحمت کے آثار  
دیکھ کے جس کو دل ہو منور آنکھیں گوہر بار  
پنجتنی انوار سے روشن خواجہ کا دربار  
چشت نگر اجمیر کے دولہا میں نہ رہوں ناشاد  
کہ بگڑی بات بنے

ہر سو خواجہ کا چرچا ہے ہند ہو پاکستان  
خواجہ کی ہو ایک نظر تو ٹل جائے طوفان  
ہم پر تو خواجہ کا ہر دم رہتا ہے فیضان  
آل نبیؐ اولاد علیؑ اب سن لیجے فریاد  
کہ بگڑی بات بنے

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

میری لے میں اثر قلب میں نور ہو اور سوزِ دروں جلوہ طور ہو  
رنگ لائیں جنوں کی فرادانیاں اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگان

نقش باطل کی بے نور پر چھائیاں معصیت کی تڑپ جائیں رنگینیاں  
حسنِ فطرت کی ہوں جلوہ سامانیاں اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگان

قتل و غارتگری ہر طرف عام ہے بے بسی آدمیت کی بدنام ہے  
پھر محبت کا مذہب ہو سارا جہاں اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگان

وقتِ مغرب دعاؤں کا نوری سماں سارے خدام حاضر ہیں در پر یہاں  
آپ بھرتے ہیں ہر ایک کی جھولیاں اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگان

اپنی وابستگی کی سند ہے یہی آپ کے در کی کرتا رہوں چاکری  
نعت کی محفلیں منعقد ہوں یہاں اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگان

خواجہ صابر پیما اور نظامِ ولیٰ بابا گنج شکر خواجہ قطب زمان  
آپ کے فیض کا ان سے دریا رواں اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگان

## خواجہ خواجگان

سیرِ سالکانِ مونسِ بیکساں اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگان  
در پہ پھیلانے بیٹھے ہیں سب جھولیاں اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگان

نائبِ انبیاءِ فخرِ ہندوستان آپ کی ذات سے وارثِ سیداں  
آپ پر ہیں عیاں ساری مجبوریاں اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگان

خوش نصیبی مقدر کی تابندگی آپ کی ذاتِ عالی سے وابستگی  
نسبتِ عشق کی پھونپھونیں چنگاریاں اک نگاہِ کرم خواجہ خواجگان

خواجہ عثمانؒ کا صدقہ عطا کیجئے منصفیٰ کا کرم ہو دعا کیجئے  
ہم پہ اللہ ہر دم رہے بہرہاں اک نگاہ کرم خواجہ خواجگانؒ

آرزو ہے یہ انجم کی شام و سحر عرس خواجہ میں شرکت رہے عمر بھر  
سامنے ہو فقط آپ کا آستان اک نگاہ کرم خواجہ خواجگانؒ

## حضرت معین الدین اجمیریؒ

جمال ذات کے محور معین الدین اجمیریؒ  
تمہیں منزل، تمہیں بہر معین الدین اجمیریؒ

فقیری کا نہیں کوئی سلیقہ ہم غلاموں کو  
تمہارا نام ہے لب پر معین الدین اجمیریؒ

تمہیں ہو بس تمہارے نام کی نسبت ہی کافی ہے  
کرم پرور کرم گستر معین الدین اجمیریؒ

## طالبِ دعا:

## ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

## سُلطان الہند

خواجہ تیری نگری میں آیا ہوں فقیرانہ  
سب کہتے ہیں اب مجھ کو خواجہ تیرا دیوانہ

دل درد کا پیکر ہے نام آپ کا لب پر ہے  
آنکھوں میں مری خواجہ اشکوں کا ہے نذرانہ

اس در سے تہی دامن جانا نہیں کوئی  
صہبانے محبت سے بھر دیں میرا پیمانہ

نبیؐ زادے امام الاولیاء کے تم ہی وارث ہو  
تمکھیں ہو آلِ پیمبرؐ معین الدین اجمیریؒ

علی المرتضیٰؑ کے لاڈلے زہراؑ کے جانی ہو  
ہیں نانا شافعہؑ محشرؑ معین الدین اجمیریؒ

طفیلِ فاطمہؑ چشمِ کرم فرمائیں انجمؑ پر  
کرم کا ہاتھ ہو سر پر معین الدین اجمیریؒ

شاموں نے بھی چوما ہے اس در کو عقیدت سے  
خم آپ کے در پر ہے سب شوکتِ شاہانہ

مجھ سوختہ ساماں پر اک نظرِ کرم کر دو  
تم خوب کھتے ہو رودادِ اسیرانہ

اک سوک سی اٹھتی ہے اور آنکھیں برستی ہیں  
دیوانگی دل کا مقبول ہو نذرانہ

ہم بے سرو ساماں ہیں بے بس ہیں پریشاں ہیں  
ہو ایک نظر ہم پر اندازِ کریمانہ

اجمیر نے انجم کی دنیا ہی بدل ڈالی  
اب اس کا لقب ٹھہرا خواجہ کا ہے دیوانہ

## ہندالونی

آپ کے در پہ جو آگیا ہے اس کی بگڑی یقیناً بنی ہے  
میرے خواجہ کا دربار دیکھو جلوہ افروز نورِ نبیٰ ہے

مانگ لو خواجہ عثمان کا صدقہ مانگنے کی مبارک گھڑی ہے  
اک نگاہِ کرم ہو خدارا آنکھ بابِ کرم پر لگی ہے

دامن دل کو پھیلائے رکھنا اور وابستہ اس در سے رہنا  
سونے عرشِ علیٰ سونے طیبہ راہِ اجمیر ہی سے گئی ہے

## منتقبت غریب نواز رضوانی

مرشدی یا معین آقانی  
بندہ پرور کرس مسیحانی

آپ کے آستان سے درد ملا  
رنگ لائی میری جہیں سائی

میرا سوزِ دروں چمک اٹھے  
دردِ فرقت کی ہو پذیرائی

آپ کا درد جس دل میں دھڑکے رشک کونین اک دل وہی ہے  
آپ کیا مل گئے اللہ اللہ دولت دین و دنیا ملی ہے

تشنہ لب ہو گئے شاد و فرحاں منزلوں کے نشاں پا گئے ہیں  
ہر زباں پر خوشی کے ترانے ہر نظر نقش پا چومتی ہے

بے سہارا وہ ہرگز نہ ہوگا جس کا خواجہ سہارا بنے ہیں  
کوئی اس در سے خالی نہ لوٹا آرزو سب کی پوری ہوئی ہے

انجم خستہ جاں پر کرم ہو ہر برس حاضری کا شرف ہو  
اور سرکارِ طیبہ بلائیں آپ سے التجا بس یہی ہے

## طالبِ دعا:

## ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

دھڑکنیں دل کی نور بن جائیں  
ہو نمایاں کرم کی یکتائی

میرے باطن کو جگمگا دیکھنے  
ہوں اسی نور کا تمنائی

آپ کے حسن التفات سے ہے  
نغمہ زن میرے دل کی گہرائی

آپ کے در سے ہیں جو وابسطہ  
دور رہتی ہے ان سے گمراہی

دیکھ کر روضہ غریب نوازہ  
بج اٹھی میرے دل میں شہنائی

لاج رہ جانے لوگ کہتے ہیں  
آپ سے ہے میری شناسائی

عزردوں نے تمہیں پکارا ہے  
بس کرم کے ہیں سب تمنائی

جب بھی مشکل میں آگیا انجم  
برملا آپ کی مدد آئی

## غریب نوازؒ

محبت ہے کرم ہے رہبری ہے  
میرے خواجہؒ کی بندہ پروری ہے

میں روشن ہر طرف خواجہؒ کے جلوے  
نظر دیوار و در کو چومتی ہے

نظر تھی جستھونے نورِ یزداں  
درِ خواجہؒ پہ آکر رک گئی ہے

مرا ذوقِ جنوں یہ کہہ رہا ہے  
مذاقِ عشق کی منزل یہی ہے

## حضرت بابا فریدؒ

ہے مجھ پر کرم بابا گنج شکرؒ کا  
یہ داغِ جبیں ہے اسی سنگِ در کا

ذرا اپنے پیاروں سے آنکھیں ملا لو  
ہو قرضِ محبت ادا عمر بھر کا

نظامؒ اور صابرؒ کا صدقہ عطا ہو  
طلبِ گار ہوں بس اسی اک نظر کا

## فرید الدین گنج شکر

عقیدت کا سفر ہے اور باباؒ کی محبت ہے  
فرید الدینؒ کے دربار میں آنا عبادت ہے

تمہیں ہو زہد و تقویٰ میں نمایاں سارے ولیوں میں  
تمہارے نام میں پنہاں محبت ہی محبت ہے

نمایاں ہے فریدی رنگ دہلی اور کلیر میں  
نظام الدینؒ، علاء الدینؒ کی تم سے ہی عظمت ہے

سلامت رہے آپ کا آستانہ  
نہ اب بیچ و خم ہے ادھر کا ادھر کا

ان آنکھوں نے بابہ حرم چھولیا  
بھرم کھل نہ جائے مری چشم تر کا

جنوں کی فراوانیاں رنگ لائیں  
مرا عشق محتاج ہے اس نظر کا

نہ افتادگی ہے نہ درماندگی ہے  
پتہ مل گیا ہے تیری رہ گذر کا

ہے انجم تمہارے ہی در کا بھکاری  
ہو صدقہ عطا اس کو خواجہؒ کے در کا

## طالبِ دعا:

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

تمہیں ہو چشتیوں کے قبلہ و کعبہ فریدالدین  
امیں ہو تم تمہارے پاس خواجہ کی امانت ہے

مذکورہ بالا منقبت عرس مبارک بابا فریدالدین گنج شکر  
پاک پٹن میں ہوئی مورخہ ۲۶۔ جولائی ۱۹۹۰ء

حضرت صابر علاؤالدین

السلام اے شان بندہ پروری

یا علاؤالدین صابر کلیری

تو سراپا عشق و مستی بالیقین

صبر کو بخشی ادائے دلنشین

تیرا نقش پا صداقت کا امیں

تجھ کو زیبا خسروی و سروری

یا علاؤالدین صابر کلیری

ہے فریدی فیض کا دریا رواں  
تیری سلطانی کا ہے شہرہ یہاں  
چھوڑ کر درتیرا ہم جائیں کہاں

اک نظر اے کاش ہو جائے تری  
یا علاؤالدین صابر کلیریؒ

ہم بھی آئے ہیں ترے دربار میں  
بھیک لینے چست کے بازار میں  
کیا کی ہے صابری سرکار میں

ہم کو بھی مل جائے تیری چاکری  
یا علاؤالدین صابر کلیریؒ

کاروانِ عشق کا تو ہے امیر  
تشنہ کاموں کا ہے تو ہی دستگیر  
انجم بے کس بھی ہے تیرا فقیر

ہو عطا اس کو بھی رنگِ صابری  
یا علاؤالدین صابر کلیریؒ

مفتی اعظم ہند

پہلی برسی صدیق ساہوہال بمبئی ۱۹۸۲ء

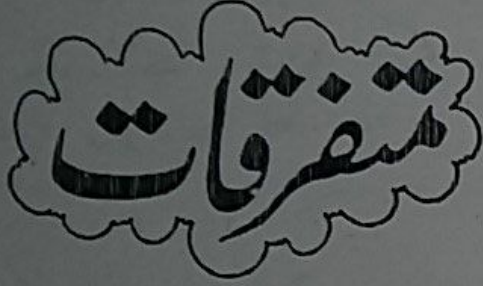
فیضِ رضا کا سرِ چشمہ ہیں ، فیضِ رساں ہیں مفتی اعظمؒ  
بزمِ رضا کی اس محفل میں رُوحِ رواں ہیں مفتی اعظمؒ

راہِ نمائے راہِ صداقت ، علم کے خاور ، مہرِ ولایت  
مردِ قلندر ، دائمی سنت ، حق کی زباں ہیں مفتی اعظمؒ

فیضِ ملا ہر ایک ولی سے ان کو نسبتِ غوثؒ و علیؒ سے  
ابنِ رضا ، فیضِ نبیؐ سے خلدِ نشاں ہیں مفتی اعظمؒ

حاصل ان کو چشم بصیرت ان پر ہے اللہ کی رحمت  
اللہ اللہ شان کرامت حق کی زباں ہیں مفتی اعظم

انجم پر بھی چشم کرم ہو ذکر بریلی اک اک دم ہو  
ثابت راہ دین میں قدم ہو راہ اماں ہیں مفتی اعظم



**طالب دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)

## متفرقات

ہم جو پہنچے تو بنارس کے خیابانوں میں  
گونج اٹھا صلّ علیٰ ہند کے ایوانوں میں  
آتشِ جذبہِ ایماں کی لگن کیا کہنا  
عشق کی آگ بھڑک اٹھی صنم خانوں میں

عُرسِ صابرؑ میں بنارس سے جو کلیر پہنچے  
ضوِ نشاںِ عشق کی مستی کے سمندر دیکھے  
نعت جب پیش کی آرام گہرِ صابرؑ میں  
رقص میں جھومتے بہراتے قلندر دیکھے

آنکھیں روتی رہیں ہم نعت سناتے ہی رہے  
کیف و مستی کا عجب حال تھا مہرِ ولی میں  
عُرسِ تھا کالیؑ چشتی کا سماں نور کا تھا  
نور ہی نور تھا پھیلا ہوا مہرِ ولی میں

۱۳۳  
بزمِ غالب میں بھی ہے مدحِ سرانی انجم  
تم جہاں پہنچے وہاں نعت کا چرچا نکلا  
ذکرِ سرکارؑ کی ہیں محفلیں ہر سو برپا  
یہ سفر کتنا عجب کتنا انوکھا نکلا

اب بلاوا ہے الہ باد و اڑیہ کی طرف  
مجھ سے دیوانے کا شہرہ بھی وہاں پہنچا ہے  
یہ نگاہِ شہرہ کونینؑ ہے درنہ انجم  
کسی قابل ہی نہ تھا اور کہاں پہنچا ہے

اہلِ دل جانتے ہیں رازِ مشیتِ انجم  
نعت کے رشتے سے جو کام لیا جائیگا  
دہلی و کلیر و دیوہ کے بزرگوں کے طفیل  
ذکرِ سرکارؑ کو اب عام کیا جانے گا

چشمِ نم صرف عطا ہوتی ہے ان کے در سے  
راز یہ ہم پہ محبت کے قرینے سے کھلا  
ذکرِ سرکارؑ ہے سرمایہٴ دین و ایماں  
نعت پڑھنے کا شرف ہم کو مدینے سے ملا

ہار اشکوں کے چڑھا کر ہمیں معلوم ہوا  
 انکے دربار میں اخلاص کی دولت ہے قبول  
 ہم کو خود دیدہ پر نعم نے بتایا انجم  
 بھگی آنکھوں سے گناہوں پہ ندامت ہے قبول

شاہ صاحب کے مکان پر جو ہے میلاد کا جشن  
 ذکر سرکار سے بخشش کا بھی ساماں کرلو  
 یہ ہیں سید انہیں سرکار سے نسبت ہے قوی  
 انکی نسبت سے دلوں میں بھی چراغاں کرلو

یارو صدقہ محمدؐ کا ہر ایک کو ملتا ہے  
 کوئی مانگے نہ مانگے بن مانگے بھی ملتا ہے

یہی ہے کل سر و سامان ہمارا  
 ہماری آپ سے وابستگی ہے  
 چلو خواجہ پیا کے آستان پر  
 اگر بندہ نوازی دیکھنی ہے

پاکستان کے مشہور نعت گو شاعر الحاج قمر الدین احمد قمر انجم صاحب کی خدمت اقدس میں

## مشظوم طریقہ

○ ظفر نواب سنجہ

اے کہ تو عاشق خواجہ چشتیاں آتش عشق سے تیرا دل ہے تپاں  
 مقبت ، نعت اور حمد کی شکل میں ندرت فن کو تو نے کیا ہے عیاں  
 یوں تو کہتے ہیں سب نعت اور مقبت پر ترا سوز ان کو میسر کہاں  
 لہن داد، پنہاں ترے لہن میں سن کے جھوم اٹھتی ہے بزم کردیاں  
 لکیر شاعر ہے آزاد و رفعت پسند لکیر شاعر کی پرواز تا لامکاں  
 بلبل پاک ! مولد ترا مالوہ تجھ سے رکھتا ہے پیوند ہندوستان  
 تیرا فن آئینہ دارِ صدق و صفا جملہ اوصاف ہیں تیرے فن میں نہاں  
 تیری نعتوں کا مجموعہ پڑھ کر ہوا مجھ سے بخت عاصی کا دل شادماں  
 اللہ اللہ کلام فصیح و بلیغ ایک ایک شعر جس کا مجھے حرز جاں

فن کا اعلیٰ نمونہ ہیں نصیں تری  
 مرجبا مرجبا شاعر خوش بیاں

عشق تیری خودی عشق تیرا سرور عشق کی منے سے سرشار تیری زباں  
 تو کہ لذت شناس منے عشق ہے تیرے اشعار ہیں عشق کی داستاں  
 عشق مضراب بھی ، ساز و آواز بھی عشق سوزِ دروں ، عشق دردِ نہاں  
 عشق نور السموات والارض ہے ہیں سوزِ اسی نور سے دو جہاں  
 عشق ہی طورِ سینا پہ جلوہ فگن عشق ہی کشتی نوح کا پاداں  
 عشق سے ہے نظامِ دو عالم میں ربط عشق ہی عشق ہے از زمین تا سماں  
 عشق سرمایہ ذکر خیر البشر عشق نسلین دل ہانے آرزوگاں  
 عشق ہی کن نیکون کی اصل و روح عشق ہی وجہ تخلیق کون و مکاں  
 اسمِ اعظم بھی عشق ، اسمِ احمد بھی عشق عشق توحید اور معرفت کا بیاں  
 عشق خیر شکن ، عشق مشکل کشا عشق سوزِ یقین ، عشق عزمِ جواں  
 عشق منبر بھی عراب و مسجد بھی سے عشق ہی مردِ حُر کی بلانی اذیاں  
 عشق ہی فصلِ گل ، عشق ہی بونے سن عشق ز نگار آئینہ بوستاں  
 عشق سرمد بھی ہے تم باذنی بھی ہے عشق حلاج کا نرہ ، جاوداں  
 عشق دار و رس ، عشق ذبحِ عظیم عشق کی راہ میں ہر قدم استحاں  
 عشق ایوب کا صبر ضرب المثل عشق یعقوب کا دیدہ خوں چکاں  
 عشق شبیر کا عزمِ باطل شکن ، کربلا عشق شبیر کی داستاں

عشق مطلوب کُل ، عشق مقصود کُل  
 عشق وحی الہی کا شرح و بیاں

تو سمندر اسی آتشِ عشق کا مدحتِ شاہِ بطحا میں رطب اللسان  
 عشق ہی تیرے قلب و نظر کی جلا عشق ہی تیرے فن میں ہے رُوحِ رواں  
 عشق ایماں ترا ، عشقِ نغمہ ترا عشق تیرے رگ و پے میں ہر دم رواں  
 جو ہے آرامِ گاہِ شرِ مرسلینؐ تو نے چوما ہے آنکھوں سے وہ آستان  
 تو ہے مداحِ سردارِ کُلِ انبیاءؑ اور ترے فن کا مداح سارا جہاں  
 یوں ترے فن کی خوشبو ہے پھیلی ہوئی جیسے خوشبو نے گلہانے باغِ جنان  
 انجم اپنے زمانے کا خسرو ہے تو تجھ سا دیکھا نہیں نعت گو نعت خواں

اے قمرِ انجم اے مشفقِ محترم  
 پیش کرتا ہے سب سے تجھے نقدِ جاں

ظفر نواب سنجر

کلکتہ (مغربی بنگال) بھارت

**طالبِ دعا:**

**ابوالمیزاب محمد اویس رضوی**

[www.facebook.com/owaisology](http://www.facebook.com/owaisology)